27143 ـ شراب نوش كى نمازيں چاليس يوم تك قبول نہيں ہيں

سوال

كيا يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے صحيح ثابت ہے كہ شراب نوشى كرنے والے كى چاليس يوم تك نماز قبول نہيں ہوتى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جى ہاں بہت سارى صحيح احاديث ميں شراب نوشى كى سزا وارد ہے كہ اس كى چاليس يوم تك نماز قبول نہيں ہوتى، اور يہ حديث عمرو بن العاص، اور ابن عباس، اور ابن عمر، اور ابن عمرو رضى اللہ تعالى عنہم سے مروى ہے.

ديكھيں: السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (709) (2039) (2695) (1854).

ان احاديث ميں ابن ماجہ كى درج ذيل حديث ثابت ہے:

عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جس نے بھى شراب نوشى كى اور اسے نشہ آگيا تو اس كى چاليس روز تك نماز قبول نہيں ہو گى، اور اگر وہ مر گيا تو آگ ميں جائيگا، اور اگر توبہ كر لے تو اللہ اس كى توبہ قبول كريگا، اور اگر اس نے دوبارہ شراب نوشى كى اور نشہ ہوگيا تو چاليس يوم تك اس كى نماز قبول نہيں ہو گى، اگر مر گيا تو آگ ميں جائيگا، اور اگر توبہ كر لے تو اللہ اس كى توبہ قبول كر لےگا، اور اگر اس نے پھر دوبارہ شراب نوشى كى اور نشہ ہوگيا تو اس كى چاليس يوم تك نماز قبول نہيں ہو گى، اگر مر گيا تو آگ ميں جائيگا، اور اگر توبہ كر لے تو اللہ اس كى توبہ قبول كريگا، اور اگر وہ پھر دوبارہ شراب نوشى كرتا ہے تو پھر اللہ كو حق ہے كہ وہ اسے روز قيامت ردغۃ الخبال پلائے.

صحابہ كرام نے عرض كيا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ردغۃ الخبال كيا ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: جہنميوں كا خون اور پيپ "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (3377) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ حديث نمبر (2722) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

نماز قبول نہ ہونے کا معنی یہ نہیں کہ نماز ہی صحیح نہیں، یا پھر وہ نماز ادا ہی نہ کرے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجروثواب نہیں ملےگا، تو اس طرح نماز ادا کرنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ وہ نماز کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائیگا، اور اسے ترک کرنے کی سزا نہیں دی جائیگی، لیکن اگر وہ نماز بھی ادا نہ کرے تو اسے اس کی بھی سزا ہو گی.

ابو عبد اللہ محمد بن نصر المروزی کہتے ہیں:

" قولہ: " اس کی نماز قبول نہیں ہو گی " یعنی اسے شراب نوشی کی سزا کے طور پر چالیس یوم تك نماز کا ثواب حاصل نہیں ہو گا، جیسے علماء نے خطبہ جمعہ کے دوران کلام کرنے والے شخص کے متعلق کہا ہے کہ وہ ادا تو کرے گا لیکن اس کا جمعہ نہیں ہو گا، ان کی مراد یہ ہے کہ اسے اس گناہ کی پاداش میں جمعہ کی ثواب حاصل نہیں ہو گا "

دیکھیں: تعلیم قدر الصلاۃ (2 / 587 - 588).

مزید آپ سوال نمبر (20037) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس کی نماز کی عدم قبولیت کا معنی یہ ہے کہ اسے اس نماز کا اجروثواب نہیں ملےگا، اگرچہ نماز ادا کرنے کی وجہ سے اس کا فرض ادا ہو جائیگا، اور اسے دوبارہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں " اھـ

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ شراب نوشی کرنے والے پر نماز کی بروقت ادائیگی فرض ہے، اگر اس نے اس میں کوئی کمی کی اور نماز ادا نہ کی تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ٹھرےگا، جو شراب نوشی جیسے کبیرہ گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہے.

یہ تو شراب نوشی کرنے والی کی سزا ہے جب وہ توبہ نہ کرے، لیکن جو شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کر کے اس کے اعمال بھی قبول فرما لیتا ہے، جیسا کہ سابقہ حدیث میں ہے " اگر وہ توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے "

اور جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " توبہ کرنے والا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی شخص کا کوئی گناہ نہ ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابن ماجہ میں حسن قرار دیا ہے.

والله اعلم .